باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED مستونگ اور گوادر سے بیک وقت شائع ہونے والا قومی اخبار

روزنامہ عصرِ نو مستونگ

Reg # 190-C
Daily ASR-E-NAU Mastung
Member APNS/CPNE

قیمت 10 روپے

Daily.asrenau@gmail.com

جلد نمبر 27 | بدھ 14 اکتوبر 2026ء | 02 جمادی الاوّل 1448ھ | صفحات 8 | شمارہ نمبر 237

پاکستان میں معاشی نمو 3.5 مہنگائی کی شرح 9.9 اور کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ جی ڈی پی کا ایک فیصد رہیگا، آئی ایم ایف

بھارت 2026ء میں 7 فیصد شرح نمو کے ساتھ بڑی معیشتوں میں نمایاں رہے گا، چین کی معیشت 4.5 فیصد اور امریکا کی 2.3 فیصد کی رفتار سے بڑھنے کی توقع ہے جبکہ یورپی ممالک کے لیے شرح نمو کا تخمینہ 1.1 فیصد ہے

اے آئی میں سرمایہ کاری بھی ایک ممکنہ خطرہ بن سکتی ہے، اگر اس ٹیکنالوجی سے توقع کے مطابق پیداواری فوائد حاصل نہ ہوئے تو سرمایہ کار اپنی سرمایہ کاری کم کر سکتے ہیں، مالیاتی حالات سخت ہو سکتے ہیں

واشنگٹن (آن لائن) بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے پاکستان میں رواں مالی سال مہنگائی میں اضافے کا خدشہ ظاہر کر دیا۔ آئی ایم ایف کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کی معاشی نمو 3.5 فیصد رہے گی جبکہ گزشتہ مالی سال ملک کی معاشی نمو 3.6 فیصد رہی تھی۔

بقیہ 1 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

وزیراعظم کی کسانوں کو منصفانہ معاوضے اور صارفین کو سستی گندم فراہمی کی ہدایت

وفاقی حکومت زراعت کے فروغ اور کسانوں کی خوشحالی کے لیے موثر حکمت عملی کو یقینی بنائے، شہباز شریف

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان کی معیشت کی بحالی کا سفر تیز ہو رہا ہے، زراعت کے شعبے کو ترجیح دینا ہوگی، کسانوں کو منصفانہ معاوضہ اور صارفین کو سستی گندم کی فراہمی کی ہدایت کی ہے۔ شہباز شریف نے کسانوں کو سب سے معاونہ اور صارفین کو سستی

بقیہ 13 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں

خطے کے ممالک مشترکہ خطرات سے نمٹنے کیلئے باہمی اشتراک کو فروغ دیں، آصف علی زرداری

قدرتی آفات سے ہونے والے نقصانات کو کم کرنے کے لیے صرف حادثات کے بعد امدادی کارروائیاں کافی نہیں، بلکہ خطرات کی پیشگی نشاندہی، بروقت تیاری اور مؤثر حفاظتی اقدامات ضروری ہیں، صدر مملکت

اسلام آباد (آن لائن) صدر مملکت آصف علی زرداری نے قدرتی آفات کے خطرات میں کمی کے عالمی دن کے موقع پر کہا ہے کہ پاکستان سیلاب، لرزشوں، شدید گرمی کی لہروں اور خشک سالی جیسی قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے قومی سطح پر استعداد کار میں اضافہ کر رہا ہے، دوسری جانب وفاقی وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی و ماحولیاتی تحفظ

بقیہ 3 صفحہ نمبر 7 ملاحظہ فرمائیں



اسلام آباد، صدر آصف علی زرداری کی جوائنٹ ڈیفنس کے لفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ نعمان محمود سے ملاقات کر رہے ہیں

گورنر راج کا فیصلہ مجبوراً کیا گیا

پاکستان کی ترقی، خوشحالی اور بقاء اولین ترجیح ہے

ڈی آئی خان حکومت میں دہشتگردی دو خیبر بختونخوا میں لایا گیا، لانگ مارچ مارنا تھی وزیراعظم

ایک موقع پر معاہدہ طے پانے کے قریب تھا اور تمام شرائط پر اتفاق ہو چکا تھا تاہم آخری مرحلے میں مزید وقت مانگا گیا تاکہ مسودہ وزیراعلیٰ کو دکھایا جا سکے جس کے بعد مذاکرات ناکام ہو گئے، اس کے بعد صورتحال ایسی ہوگئی کہ 9 مئی جیسے واقعات دوبارہ پیدا کرنے اور جتھے بھیجنے کی کوشش کی جارہی تھی

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان کی ترقی، خوشحالی اور بقاء حکومت کی اولین ترجیح ہے، خیبر پختونخوا کے عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی، امن و امان کی بحالی اور دہشت گردی کے خاتمے کیلئے مخلصانہ کوششوں کی جا رہی ہیں

چیف ایڈیٹر و پبلشر سیدہ زہرہ بخاری نے
الکریم پرنٹنگ پریس سریاب روڈ کوئٹہ بابا
اسحاب سے چھپوا کر بیورو آفس ٹیبل روڈ ونڈ
ٹیبین ہسپتال روڈ سے شائع کیا
فون نمبر 081-2838044
فیکس نمبر 081-2821634
موبائل 0333-7836611
ABC CERTIFIED
Daily ASR-E-NAU Mastoong
روزنامہ عصرِ نو

کراچی کی عمارتیں

سندھ بھر میں فائر سیفٹی آڈٹ کے دوران نشاندہی کی گئی تین ہزار 486 عمارتوں میں سے 486 کو زیادہ خطرے کی حامل قرار دیا گیا ہے جبکہ صوبے کی دو ہزار 216 عمارتوں کا دوبارہ معائنہ تاحال باقی ہے، کراچی میں بھی 162 عمارتیں فائر سیفٹی کے تقاضوں پر پورا نہیں اتر سکیں۔ صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (پی ڈی ایم اے) سندھ کے فائر سیفٹی آڈٹ پورٹل کے مطابق سندھ بھر میں شناخت کی گئی عمارتوں میں سے صرف ایک ہزار 270 کا دوسرے مرحلے میں دوبارہ معائنہ کیا گیا جن میں سے 61 عمارتیں حفاظتی تقاضوں پر پورا نہیں اتر تیں، 457 میں انتظامات جزوی طور پر موجود تھے جبکہ 752 عمارتیں حفاظتی معیار کے مطابق پائی گئیں۔ کراچی ڈویژن میں شناخت کی گئی 907 عمارتوں میں سے دوسرے مرحلے کے دوران صرف 292 کا دوبارہ معائنہ کیا گیا جبکہ 615 عمارتیں تاحال اس کی منتظر ہیں۔ معائنہ کی گئی عمارتوں میں سے 160 سے زائد عمارتوں کا فائر سیفٹی قوانین پر پورا نہ اتر نا محض انتظامی بے ضابطگی نہیں بلکہ کراچی کے شہریوں کی زندگیوں کے لئے سنگین خطرے کی علامت ہے۔ ان عمارتوں میں موجود افراد کا تحفظ مالکان کے ساتھ ساتھ ریاستی اداروں کی قانونی و اخلاقی ذمہ داری بھی ہے۔ اگر کسی عمارت میں آگ بجھانے کے آلات، ہنگامی راستے، الارم، سموک ڈیٹیکٹر اور دیگر بنیادی حفاظتی انتظامات موجود نہیں تو وہاں کام کرنے والے ملازمین، خریداری کے لئے آنے والے شہریوں، مریضوں اور رہائشیوں کی زندگیاں مسلسل خطرے سے دوچار رہتی ہیں۔ کراچی میں ماضی کے آتشزدگی کے واقعات نے بارہا واضح کیا ہے کہ آگ لگنے کے بعد انتظامیہ کی سرگرمیاں بڑھانے کے بجائے حادثات سے پہلے حفاظتی اقدامات ناگزیر ہیں۔ تنگ راستے، غیر فعال فائر الارم، بند ہنگامی دروازے، بجلی کی ناقص تنصیبات اور آتش گیر سامان کی غیر محفوظ موجودگی کسی معمولی حادثے کو بڑے سانحے میں تبدیل کر سکتی ہے۔ فائر سیفٹی کے ضوابط پر عمل درآمد نہ کرنے والے عمارت مالکان اور انتظامیہ کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ضروری ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ نوٹسوں سے آگے بڑھ کر عملی اقدامات کیے جائیں کیونکہ فائر سیفٹی میں غفلت محض قانون شکنی نہیں بلکہ ممکنہ انسانی سانحے کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

ریاض ایئرپورٹ پر حملہ

ریاض کے کنگ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ہفتے کو ہونے والے حملے میں ایک پاکستانی سمیت 13 افراد شہید جبکہ 9 سٹیزنوں زخمی ہوگئے۔ سعودی عرب کی جنرل اتھارٹی آف سول ایوی ایشن کے ترجمان کے مطابق پرواز جیکا کل حملے سے ہوائی اڈے کی عمارت کو کافی نقصان پہنچا جس کا جائزہ اور تخمینہ لگانے کا کام جاری ہے۔ حوثی باغیوں کی طرف سے فائر کئے گئے ایک اور میزائل کو فضاء ہی میں ناکارہ بنا دیا گیا تھا۔ وزیرِ اعظم شہباز شریف نے حوثی ملیشیاء کے حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب کے شہریوں اور اہم تنصیبات کو نشانہ بنانا کسی صورت قابلِ قبول نہیں، ایسے پ ؓ رتشدد اقدامات علاقائی اَمن اور استحکام کے لیے سنگین خطرہ ہیں۔ اہ نہوں نے مطالبہ کیا کہ بین الاقوامی برادری کو ایسے دہشت گرد حملوں کی بھرپور مذمت کرنی چاہیے۔ سعودی عرب کے شہریوں اور اہم تنصیبات کو نشانہ بنانا کسی صورت قابلِ قبول نہیں۔

قائداعظم اور صوبہ سرحد کی کانگریسی حکومت کی برطرفی

یام پاکستان کی تاریخ میں 22 اگست 1947ء ؔ ایک غیر معمولی اہمیت کا حامل دن ہے۔ اس روز صوبہ سرحد، جسے آج خیبر پختونخوا کہا جاتا ہے، کی ڈاکٹر خان صاحب کی سربراہی میں قائم کانگریسی وزارت کو قائداعظم محمد علی جناح کی ہدایت پر برطرف کر دیا گیا۔ صوبے کے گورنر سر جارج کننگھم نے برطرفی کا حکم جاری کیا اور مسلم لیگ کے رہنما خان عبدالقیوم خان کو نئی حکومت تشکیل دینے کی دعوت دی۔ یہ واقعہ پاکستان کے ابتدائی آئینی ارتقا میں ایک اہم موڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا جائزہ لیتے ہوئے قائداعظم کے سیاسی مقاصد، اُس وقت کے حالات اور صوبائی خودمختاری کے اصول، تینوں کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ 1946ء کے صوبائی انتخابات میں صوبہ سرحد کا سیاسی منظرنامہ پنجاب اور بنگال سے مختلف تھا۔ کانگریس نے پچاس رکنی صوبائی اسمبلی میں تیس نشستیں حاصل کیں، جب کہ مسلم لیگ سترہ نشستیں جیت سکی۔ اس نتیجے کے بعد ڈاکٹر خان صاحب کی وزارت قائم ہوئی۔ مسلم اکثریتی صوبے میں مسلم لیگ کی یہ انتخابی ناکامی اس حقیقت کی عکاسی کرتی تھی کہ وہاں کی سیاست محض مسلم لیگ اور مطالبہ پاکستان کے گرد نہیں گھوم رہی تھی۔ خان عبدالغفار خان، المعروف باچا خان، کی قیادت میں خدائی خدمت گار تحریک نے 1930ء ؔ کی دہائی سے پشتون معاشرے میں اپنی جڑیں مضبوط کی تھیں۔ عدم تشدد، سماجی اصلاح، تعلیم اور برطانوی استعمار کے خلاف جدوجہد اس تحریک کے نمایاں عناصر تھے۔ باچا خان کی سیاسی فکر پشتون شناخت اور صوبائی خودمختاری سے بھی گہرا تعلق رکھتی تھی، جب کہ ان کے بھائی ڈاکٹر خان صاحب صوبائی پارلیمانی سیاست میں کانگریس سے وابستہ تھے۔ اس لئے 1946ء کے انتخابی نتائج کو پاکستان کے مطالبے پر ایک حتمی ریفرنڈم سمجھنا درست نہیں۔ انتخابات میں مقامی قیادت، جماعتی وابستگی اور صوبائی مسائل بھی اہم تھے۔ تاہم یہ نتیجہ مسلم لیگ کے لئے ایک سیاسی چیلنج ضرور تھا، کیونکہ وہ صوبے کو پاکستان میں شامل کرنے کی علم بردار تھی، لیکن صوبائی اسمبلی میں اس کی اکثریت نہیں تھی۔ انتخابات کے بعد مسلم لیگ نے صوبہ سرحد میں اپنی سیاسی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ فروری 1947ء ؔ میں اس نے ڈاکٹر خان صاحب کی وزارت کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک شروع کی۔ احتجاجی مظاہروں، گرفتاریوں اور انتظامیہ کے ساتھ تصادم نے صوبے میں سیاسی کشیدگی بڑھا دی۔ مسلم لیگ کا مطالبہ تھا کہ صوبے کے مستقبل کا فیصلہ عوامی رائے کی بنیاد پر کیا جائے، جب کہ کانگریسی وزارت اپنی انتخابی کامیابی اور آئینی حیثیت کو برقرار رکھنے کی خواہاں تھی۔ اس کشمکش نے صوبائی حکومت کے سیاسی جواز اور صوبے کے مستقبل کے سوال کو ایک دوسرے سے جوڑ دیا۔ مسلم لیگ کے نزدیک نئی سیاسی صورت حال میں حکومت کی حیثیت پر نظرثانی ضروری تھی، جب کہ کانگریسی قیادت کا مؤقف تھا کہ منتخب وزارت کو محض سیاسی اختلاف کی بنیاد پر ختم نہیں کیا جاسکتا۔ تین جون 1947ء ؔ کے منصوبے کے تحت صوبہ سرحد کے مستقبل کا فیصلہ ریفرنڈم کے ذریعے کیا گیا۔ ووٹروں کو پاکستان یا ہندوستان میں شمولیت میں سے ایک کا انتخاب کرنا تھا۔ خدائی خدمت گار تحریک نے اس طریقہ انتخاب پر اعتراض کیا، کیونکہ اس کے نزدیک پشتونوں کے لیے ایک الگ سیاسی راستہ، بالخصوص پشتونستان کا تصور، بھی زیرِ غور آنا چاہیے تھا۔ اسی بنا پر کانگریس اور خدائی خدمت گار قیادت نے ریفرنڈم کا بائیکاٹ کیا۔ سرکاری نتائج کے مطابق پاکستان کے حق میں 289,244 اور ہندوستان کے حق میں 2,874 ووٹ پڑے۔ پاکستان کے حق میں یہ واضح اکثریت صوبے کے مستقبل کے فیصلے میں بنیادی اہمیت رکھتی تھی۔ تاہم ریفرنڈم کا سوال صوبے کے الحاق سے متعلق تھا، اس میں براہِ راست یہ نہیں پوچھا گیا تھا کہ ڈاکٹر خان صاحب کی وزارت برقرار رہنی چاہیے یا نہیں۔ یہی فرق اس پورے معاملے کی بنیادی اہمیت ہے۔ ریفرنڈم نے صوبے کے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا، لیکن اس نتیجے سے منتخب صوبائی حکومت کی آئینی حیثیت خود بخود ختم ہو جانے کا سوال الگ بحث کا متقاضی تھا۔ ریفرنڈم کے بعد ڈاکٹر خان صاحب نے وزارت سے استعفا نہیں دیا۔ مسلم لیگ کا مؤقف تھا کہ پاکستان میں شمولیت کے فیصلے کے بعد کانگریسی وزارت کا اقتدار میں برقرار رہنا سیاسی طور پر قابلِ اعتراض تھا۔ دوسری طرف ڈاکٹر خان صاحب کی حکومت کا مؤقف تھا کہ ریفرنڈم صوبے کے الحاق کا فیصلہ تھا، حکومت کے خاتمے کا نہیں۔ 22 اگست 1947ء ؔ کو قائداعظم کی ہدایت پر گورنر سر جارج کننگھم نے ڈاکٹر خان صاحب کی وزارت برطرف کر دی اور خان عبدالقیوم خان کو نئی حکومت تشکیل دینے کی دعوت دی۔ اس وقت پاکستان کا مستقل آئین موجود نہیں تھا اور ملک عبوری طور پر 1935ء ؔ کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ضروری ترامیم کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ اس لئے اس اقدام کا جائزہ لیتے ہوئے اُس وقت نافذ آئینی ڈھانچے اور گورنر جنرل کے اختیارات کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ فیصلے کے حق میں یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ ریفرنڈم میں پاکستان کے حق میں واضح فیصلہ آنے کے بعد نئی ریاست کو سیاسی استحکام اور یکجہتی کی ضرورت تھی۔ اس نقطہ نظر کے مطابق کانگریسی وزارت کا تسلسل نئی سیاسی حقیقت سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔

ڈاکٹر محبوب حسین

متاز ماہر تعلیم اور دانشور ڈاکٹر محبوب حسین 1910ء ؔ میں ضلع ہوشیار پور کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی مدرسے میں حاصل کی، بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کے لیے لاہور کا رخ کیا۔ وہ گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے اور پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے والے ابتدائی طلبہ میں شمار ہوتے ہیں۔ تعلیم کے بعد انہوں نے درس و تدریس کو اپنا پیشہ بنایا اور مختلف تعلیمی اداروں میں خدمات انجام دیں۔ ڈاکٹر محبوب حسین کا شمار ان اساتذہ میں ہوتا ہے جنہوں نے تعلیم کو صرف نصابی سرگرمی نہیں بلکہ قومی ذمہ داری سمجھا۔ وہ طلبہ کی کردار سازی، نظم و ضبط اور علمی ذوق کی آبیاری پر خاص توجہ دیتے تھے۔ ان کے شاگرد بعد میں مختلف شعبوں میں نمایاں مقام پر فائز ہوئے۔ 1947ء ؔ کے بعد وہ ہجرت کر کے پاکستان آ گئے اور یہاں بھی تعلیم کے فروغ کو اپنا مشن بنائے رکھا۔ انہوں نے کئی تعلیمی اداروں کی بنیاد رکھی اور ان کے انتظامی امور سنبھالے۔ ڈاکٹر محبوب حسین کا انتقال 1978ء ؔ میں ہوا۔ ان کی خدمات کو آج بھی احترام سے یاد کیا جاتا ہے۔

مہنگا تھپڑ

امریکہ سے ایک خبر آئی کہ سیاؔل ائرپورٹ پر بھارت کے میاں بیوی نیو دہلی جانے کے لئے ائرپورٹ پر آئے، اسی دوران چلتے چلتے دونوں میں تو تکار ہوئی رہی جسے وہاں لوگوں نے نوٹ کیا، اسی دوران بیٹش میں آکر شوہر نے بیوی کو زوردار تھپڑ رسید کر دیا، تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ بیوی گرتے گرتے بچی، یہ منظر بھی وہاں موجود مسافروں نے دیکھا، سی سی ٹی وی کیمروں میں بھی محفوظ ہو گیا، کسی نے ایئرپورٹ انتظامیہ اور پولیس کو اطلاع دی۔ عین اس وقت جب دونوں میاں بیوی بورڈنگ کارڈ لے کر جہاز میں سوار ہونے جارہے تھے، پولیس نے شوہر کو پکڑ لیا، اس کے ہاتھ ہتھکڑی سے پشت پر باندھ دیئے، بتایا گیا کہ تمام ثبوت اکٹھے کر لئے گئے ہیں، تم نے بیوی پر تشدد کیا ہے، اس لئے تمہیں امریکہ سے جانے کی اجازت نہیں، اب تمہیں اس جرم کی سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔ صورتحال کو بھانپتے ہوئے وہ بھارتی شہری منت ترلوں پر اتر آیا اس کی بیوی نے بھی کہا اسے چھوڑ دیں، وقتی طور پر اشتعال میں آکر اس نے ایسا کیا ہے مگر دونوں کے درمیان کوئی تکرار نہیں ہوئی، مگر یہ کوئی بات نہیں، ہم گھریلو جھگڑے خود نمٹا لیں گے، مگر امریکی قانون نے اس کی اجازت نہیں دی کیونکہ یہ جرم سب کے سامنے ہوا تھا اور سب اس سے متاثر ہوئے تھے۔ کوئی خوف میں مبتلا ہوا تھا اور کسی کو ڈھمہ آیا تھا، اس لئے اس ایکٹ کو دو افراد کی رضامندی پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ ہمارے ہاں کیا ہوتا ہے۔ ایسے کیسز میں ایک تو قید بھی رکھتے ہیں کہ بیوی کہیں شکایت نہیں کرے گی، مگر اب زمانہ بدل گیا اور خواتین ظلم کے خلاف آواز اٹھانے لگی ہیں۔ گزشتہ دنوں ایک ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر خاتون نے اپنے شوہر کے خلاف ایف آئی آر درج کرا کے اسے گرفتار کرا دیا۔ جو روزانہ اسے تشدد کا نشانہ بناتا تھا۔ اب اس واقعہ سے بھی مردوں کی اس بیماری کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جو انہیں اپنی بیوی پر حکمرانی کے خبط میں مبتلا کرتی ہے۔ ایک سرکاری افسر جو انتہائی اہم عہدے پر براجمان ہے جب گھریلو تشدد کا شکار ہوتی ہے تو اس کے ذہنی کرب کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ہر چیز قانون کے نفاذ پر چلتی ہے اگر قانون کو موم کی ناک بنا دیا جائے تو پھر ایک انتشار پھیلتا ہے اور چیزیں اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہیں۔ میں نے ایک بار اپنے سینئر وکیل دوست سے پوچھا کہ آج کل کچھ ایسے واقعات بھی ہو رہے ہیں جن میں کوئی نوجوان بیٹا اپنے باپ کو جائیداد میں حصہ نہ دینے یا پھر بڑی رقم دینے سے انکار پر قتل کر دیتا ہے۔ ایسے کیسوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا اکثر ایسے کیسوں میں پولیس قاتل کی ماں یا مقتول کے کسی دوسرے بیٹے یا اس کے بھائی کو مدعی بناتی ہے۔ کچھ عرصے بعد خاندان مل کر یہ فیصلہ کر لیتا ہے کہ باپ تو گیا، اب بیٹے کو تو بچا لیا جائے، یوں اسے معاف کرنے کی کارروائی شروع کی جاتی ہے اور وہ رفتہ رفتہ بھول بھا جاتا ہے۔ باپ دنیا سے جا چکا ہوتا ہے اس لئے وہ بیٹا اس کی وارث بن جاتا ہے۔ میں نے کہا یہ تو بہت خطرناک رجحان ہے، ایسے کیسوں میں ریاست کو مدعی بننا چاہیے تاکہ قاتل سزا سے بچ نہ سکے۔ ہمارے ہاں ایسے بہت سے قانونی خلاء ؔ موجود ہیں جو قانون شکنی کے لئے محفوظ راستہ فراہم کرتے ہیں اس لئے لوگ بعض اوقات سی سی ڈی کے فوری انصاف کی حمایت بھی کرنے لگتے ہیں حالانکہ حمایت نہیں کی جانی چاہیے۔ حریلو تشدد کے واقعات کو ہمارے ہاں ایک معمول سمجھ لیا گیا ہے۔ 80 فیصد واقعات تو پولیس تک پہنچتے ہی نہیں کیونکہ خواتین کو سمجھانے بجھانے والے تسلیاں دے کر خاموش کرا دیتے ہیں۔ کچھ ہماری روایات بھی ہیں جن میں شادی کے بعد بیٹی کو کہا جاتا ہے اب تمہاری وہاں سے لاش ہی آنی چاہیے۔ ایک زمانے میں تو ہماری پنجابی فلموں میں یہ ڈائیلاگ لازمی طور پر استعمال ہوتا تھا۔ آپ اس جملے کی سفاکی کو پرکھ کریں تو دل دہل جاتا ہے، یعنی ہم اپنی بیٹیوں کو رخصت نہیں کرتے بلکہ ایک ظالم انسان کے سپرد کر دیتے ہیں وہ جو چاہے اس سے سلوک کرے حتیٰ کہ اسے مار بھی دے تو کوئی بات نہیں۔ امریکہ میں بیوی کو مارا گیا ایک تھپڑ بھی بہت بھاری پڑتا ہے اور انسان کی ساری زندگی کو ہلا کے رکھ دیتا ہے۔ یہاں ایسی کہانیاں، ایسے واقعات سامنے آتے ہیں کہ بیٹیوں کو مار مار کے ان کی شکل بگاڑ دی جاتی ہے اسے معاف کرنے کی کارروائی شروع کی جاتی ہے اور وہ دوبارہ جانوروں کی بنیادی خرابی ہے کہ وہ خود کو عورت پر حاکم سمجھتے ہیں اسی خبط کی وجہ سے اپنی بیویوں کو تشدد کا نشانہ بناتے ہیں اور یہ توقع بھی رکھتے ہیں کہ بیوی کہیں شکایت نہیں کرے گی، مگر اب زمانہ بدل گیا اور خواتین ظلم کے خلاف آواز اٹھانے لگی ہیں۔ گزشتہ دنوں ایک ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر خاتون نے اپنے شوہر کے خلاف ایف آئی آر درج کرا کے اسے گرفتار کرا دیا۔ جو روزانہ اسے تشدد کا نشانہ بناتا تھا۔ اب اس واقعہ سے بھی مردوں کی اس بیماری کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جو انہیں اپنی بیوی پر حکمرانی کے خبط میں مبتلا کرتی ہے۔ ایک سرکاری افسر جو انتہائی اہم عہدے پر براجمان ہے جب گھریلو تشدد کا شکار ہوتی ہے تو اس کے ذہنی کرب کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ہر چیز قانون کے نفاذ پر چلتی ہے اگر قانون کو موم کی ناک بنا دیا جائے تو پھر ایک انتشار پھیلتا ہے اور چیزیں اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہیں۔ میں نے ایک بار اپنے سینئر وکیل دوست سے پوچھا کہ آج کل کچھ ایسے واقعات بھی ہو رہے ہیں جن میں کوئی نوجوان بیٹا اپنے باپ کو جائیداد میں حصہ نہ دینے یا پھر بڑی رقم دینے سے انکار پر قتل کر دیتا ہے۔ ایسے کیسوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا اکثر ایسے کیسوں میں پولیس قاتل کی ماں یا مقتول کے کسی دوسرے بیٹے یا اس کے بھائی کو مدعی بناتی ہے۔ کچھ عرصے بعد خاندان مل کر یہ فیصلہ کر لیتا ہے کہ باپ تو گیا، اب بیٹے کو تو بچا لیا جائے، یوں

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ!

پاکستانی معاشرے کی تشکیل و تعمیر میں خواتین کا کردار نہایت اہم اور بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ خواتین صرف خاندان کی بنیاد کو مضبوط نہیں بناتیں بلکہ وہ تعلیم، صحت، سیاست، معیشت اور سماجی خدمت کے میدان میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ ایک ماں، بہن، بیٹی اور استاد کی حیثیت سے خواتین نئی نسل کی تربیت بہتر طور پر کرتی ہیں اور اپنے معاشرے کو مثبت سمت دینے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ تعلیم کے شعبے میں پاکستانی خواتین نے نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ خواتین بطور اساتذہ، سائنسدان اور ماہرین تعلیم معاشرے میں علم کی روشنی پھیلا رہی ہیں اسی طرح سیاست اور سماجی خدمات میں بھی خواتین اپنا کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ ان میں محترمہ فاطمہ جناح، مسز لیاقت علی خان، بے نظیر بھٹو اور مریم نواز شریف جیسی نامور شخصیات نے ملکی سیاست میں ایک نئی مثال قائم کی اس کے علاوہ ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، کاروباری خواتین ڈاکٹر شہلا اکرم جنجوعہ نے معاشرے کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ ان کے علاوہ بہت سی نجی بزنس میں کام کررہی ہیں اور بے حد کامیابی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہیں اس طرح صحت اور سماجی خدمت کے شعبوں میں خواتین کی خدمات بھی بہت اہم ہیں۔ ڈاکٹرز، نرسیں، سماجی کارکن خواتین، صحت، تعلیم اور فلاح و بہبود کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ مثال کے طور پر RuthFou نے جذام کے مریضوں کے لئے خدمات سرانجام دیں اور انسانی ہمدردی کی عظیم مثال قائم کی۔ اسلام نے بھی عورت کو عزت، وقار اور بلند مقام عطا کیا ہے۔ اسلام نے عورت کو ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی حیثیت سے نہایت محترم مقام دیا اور ہمارے حقوق کی حفاظت کی۔ ہمارے پیغمبر ؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے بالغ ہونے تک دو لڑکیوں کی پرورش کی قیامت کے روز میں اور وہ اس طرح آگ میں گے اور آنحضرت ؐ نے اس طرح کی وضاحت میں دو انگلیاں ملا کے دکھائیں۔ کسی نے آپ ؐ سے سوال کیا کہ میری بھلائی اور حسن معیار کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا تیری ماں اس نے تین بار پوچھا اور آن کا جواب یہی تھا چوتھی بار انہوں نے فرمایا تمہارا باپ۔ ماں کو انہوں نے باپ پر 3 گنا فوقیت دی۔ یہ شعر اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ عورت کے بغیر معاشرہ ادھورا ہے۔ ادب اور ثقافت کے میدان میں بھی خواتین کا کردار بہت اہم ہے۔ پاکستان کی بہت سی خواتین ادب اور فنونِ لطیفہ میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا رہی ہیں۔ وہ اپنی تحریروں میں معاشرے کے مسائل کو اجاگر کرتی ہیں شعور بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کررہی ہیں۔ معاشرے کی پہلی درسگاہ کے طور پر دراصل ماں کا کردار ہی مرکزی ہے۔ خاندانی نظام چلانے میں بھی خواتین بھرپور قربانی اور ایثار و نرمی کا بے مثال جذبہ رکھتی ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم کی شرح میں اضافے سے پورے خاندان کا معیار زندگی بھی بلند ہو رہا ہے۔ محترمہ فاطمہ جناح سے لے کر مریم نواز شریف تک تعلیمی تحریک میں خواتین ہمیشہ پیش پیش رہی ہیں۔ پاکستان کی معیشت میں بھی خواتین کی شرکت تیزی سے روز بروز بڑھ رہی ہے۔ زراعت میں دیہی علاقوں میں 70،60 فیصد خواتین شریک ہیں۔ دستکاری، کڑھائی، قالین بافی اور چھوٹے کاروباروں میں خواتین لاکھوں خاندانوں کی کفالت کررہی ہیں۔ آج کے اس دور میں ڈاکٹر، انجینئر، پائلٹ، بینکر، آئی ٹی پروفیشنل، فوج اور پولیس میں بھی خواتین کا کردار نمایاں ہو چکا ہے۔ لیڈی ہیلتھ ورکرز، نرسیں اور لیڈی ڈاکٹرز بھی دیہی اور شہری علاقوں میں صحت کی بنیادی سہولیات فراہم کرتی ہیں۔ فلاحی تنظیموں میں بھی خواتین اپنا کردار نبھا رہی ہیں جیسے ایدھی فاؤنڈیشن میں بلقیس ایدھی، مادر ملت جیسی شخصیات اور کئی خواتین رضاکاروں نے امداد باہمی اور آگاہی میں بھرپور حصہ لیا ہے تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ پاکستانی خواتین کو ابھی بھی کئی مشکلات کا سامنا ہے۔ بعض علاقوں میں خواتین کو تعلیم اور روزگار کے برابر مواقع نہیں ملتے۔ معاشرتی رکاوٹیں اور بعض روایات بھی خواتین کی ترقی میں حائل ہو رہی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہم خواتین کو بااختیار بنائیں اور تعلیم کو فروغ دیں تاکہ ان میں خود اعتمادی پیدا کی جاسکے۔ پاکستان کی ترقی اور خوشحالی خواتین کی شمولیت کے بغیر ممکن نہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم خواتین کو عزت، اعتماد اور مواقع فراہم کریں تاسکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکیں اور پاکستان کو ایک مضبوط، ترقی یافتہ اور ملک خوشحال بنانے میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔

زندگی اور کچھ بھی نہیں

سوشل میڈیا پر ایک خبر یا افواہ گردش کر رہی ہے کہ راولپنڈی کی ایک خاتون ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر نے مبینہ تشدد کے الزام میں اپنے شوہر کو جیل بھجوا دیا ہے۔ تشدد کی کوئی بھی صورت ہو انتہائی قابلِ مذمت ہوتی ہے۔ الٹسوناک ہوتی ہے۔ پاکستان میں عورتوں پر تشدد کی خبریں آئے روز سننے میں آتی رہتی ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جب پڑھا لکھا تو ڈاکٹر ہو یا ان پڑھ، گاؤں کا ہو یا شہر کا، مرد کا رویہ عورت کے ساتھ ایک جیسا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا یہ ہمارے مرد کی تربیت کا فقدان ہے یا ہمارے معاشرے کی ساخت کا قصور ہے؟ کیا یہ ہمارے مذہبی رویوں کا نتیجہ ہے یا ہمارے سماجی رویوں کا؟ کیا یہ ہمارے تعلیمی نظام کا قصور ہے یا ہمارے ثقافتی رویوں کا؟ کیا یہ ہمارے میڈیا کا قصور ہے یا ہمارے سیاسی رویوں کا؟ کیا یہ ہمارے قانون کا قصور ہے یا ہمارے انصاف کے نظام کا؟ کیا یہ ہمارے ریاستی رویوں کا قصور ہے یا ہمارے سماجی رویوں کا؟ کیا یہ ہمارے معاشی رویوں کا قصور ہے یا ہمارے ثقافتی رویوں

ABC CERTIFIED
روزنامہ عصر نو
Daily ASR-E-NAU Mastaung
مستونگ

ہاکی کے فروغ کیلئے نوجوان کھلاڑیوں کو بہتر مواقع فراہم کرنا ضروری ہے

عسکر خان

بلوچستان کے نوجوانوں میں بے پناہ صلاحیتیں موجود ہیں، جنہیں تربیت اور سہولیات فراہم کرکے قومی اور بین الاقوامی سطح پر ملک کی نمائندگی کے قابل بنایا جاسکتا ہے، مُنہ کے 25 سکولوں کے طلباء میں ہاکی کٹس اور کھیلوں کا سامان تقسیم کرنا قومی کھیل کے فروغ کی جانب ایک اہم قدم ہے

نوجوان کھلاڑیوں کی صلاحیتیں نکھارنے کے لیے معیاری کوچنگ، باقاعدہ تربیت، کھیلوں کی سہولیات اور مسلسل حوصلہ افزائی بھی ضروری ہے، نئی نسل کو ہاکی کی جانب راغب کرکے سکولوں سے باصلاحیت کھلاڑی سامنے لائے جائیں، ڈی جی پی آر

خاص تہید کا مرکز بن گئے اسٹالوں میں رش کا سا ماحول رہا، کاشتکاروں نے کھجوروں کی نمائش، مقامی سطح پر کھجور اور زیتون کے تیار کردہ پراڈکٹس لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے رہے

پنجگور میں کھجور اور زیتون کے مختلف اقسام کی نمائش

پنجگور (این این آئی) پنجگور میں ایک روزہ کھجور اور زیتون میلہ مختلف اقسام کے کھجوروں کی نمائش، مقامی سطح پر کھجور اور زیتون کے تیار کردہ پراڈکٹس لوگوں کی

بقیہ نمبر 19 صفحہ نمبر 6 پر

کوسٹہ کراچی شاہراہ ڈاک کوڑے رحم و کرم پر

ٹرانسپورٹرز کا تحفظ یقینی بنایا جائے

آل بلوچستان ٹرانسپورٹرز ایکشن کمیٹی

حکومت اور قانون نافذ کرنے والے ادارے صوبے میں امن وامان کی صورتحال بہتر ہونے کے دعوے کرتے نہیں تھکتے، لیکن کوئٹہ کراچی قومی شاہراہ پر پیش آنے والے واقعات ان دعوں پر سنجیدہ سوالات اٹھا رہے ہیں

قومی شاہراہ پر سفر کرنے والے شہریوں، ٹرانسپورٹروں اور مسافر گاڑیوں کے ڈرائیوروں کو تحفظ حاصل نہ ہونا تو اس سے نہ صرف عوام میں خوف وہراس پھیلتا ہے بلکہ ٹرانسپورٹ کا شعبہ بھی شدید متاثر ہوتا ہے

کوئٹہ (یو این اے) آل بلوچستان ٹرانسپورٹرز ایکشن کمیٹی کے صدر حبیب اللہ خان ہادیزئی، جنرل سیکرٹری میر اکبر کہزئی، ماہی سوہی جان اچکزئی اور حاجی ولی محمد عسر نے کوئٹہ کراچی قومی شاہراہ پر امن و امان کی بدترین صورتحال پر شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ شاہراہ پر متعدد گروہوں کی جانب سے سیدھے طور پر ایک دن اور ایک ہی وقت میں پانچ پانچ مسافر گاڑیوں، ماہی سوہی جان اچکزئی اور حاجی ولی محمد عسر کے کوئٹہ کراچی قومی شاہراہ پر امن و امان کے واقعات انتہائی تشویشناک ہیں، جبکہ ان واقعات کو روکنے اور ان کے ذمہ داروں کو گرفتار کرنے میں حکومت مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے، جس کے باعث مسافروں کو تحفظ فراہم کرنے کے بجائے عذاب بنا دیا گیا ہے، انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز کوئٹہ سے کراچی جانے والی مسافر گاڑیوں کے ڈرائیوروں کو اغوا کرکے ان سے 2 کروڑ روپے تاوان کا مطالبہ کیا گیا، جبکہ ان کی گاڑیوں اور ان میں سفر کرنے والے 15 مسافروں کو یرغمال بنا کر لے جانے کے واقعات کے ذمہ داروں کو گرفتار کرنے میں حکومت مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے، جس کے باعث مسافروں کو تحفظ فراہم کرنے کے بجائے عذاب بنا دیا گیا ہے، انہوں نے کہا کہ حکومت اور قانون نافذ کرنے والے ادارے صوبے میں امن و امان کی صورتحال بہتر ہونے کے دعوے کرتے نہیں تھکتے، لیکن کوئٹہ کراچی قومی شاہراہ پر پیش آنے والے واقعات ان دعوں پر سنجیدہ سوالات اٹھا رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ شاہراہ پر سفر کرنے والے شہریوں، ٹرانسپورٹروں اور مسافر گاڑیوں کے ڈرائیوروں کو تحفظ حاصل نہ ہونا تو اس سے نہ صرف عوام میں خوف وہراس پھیلتا ہے بلکہ ٹرانسپورٹ کا شعبہ بھی شدید متاثر ہوتا ہے، ٹرانسپورٹرز کی کروڑوں روپے مالیت کی گاڑیاں اور ان میں سفر کرنے والے ڈرائیوروں اور مسافروں کی زندگیاں میدیوشہ پر سفر کرنے والے رحم وکرم پر ہوتی ہیں کسی صورت قابل قبول نہیں، ٹرانسپورٹرز رہنماں

بقیہ نمبر 8 صفحہ نمبر 6 پر



نصیر آباد، کمشنر صلاح الدین نورزئی لوکل گورنمنٹ افسران کے منعقدہ کی صدارت کررہے ہیں

گورنر راج کے بعد پی ٹی آئی پر بربریت کا سلسلہ جاری ہے

آغا رفیق

گورنر راج جمہوریت، آئین اور صوبائی خودمختاری پر حملہ ہے، سہیل آفریدی و دیگر کی گرفتاریاں قابل مذمت ہیں

KP میں ایمرجنسی کا نفاذ آئین کی بالادستی پر حملہ ہے

ملکی مسائل کا حل غیر جمہوری اقدامات کے بجائے آئین کی پاسداری اور سیاسی مکالمے میں مضمر ہے

صوبہ خیبر پختونخوا میں ایمرجنسی کے نفاذ اور گورنر راج کی باتیں جمہوری نظام، آئینی بالادستی اور عوامی مینڈیٹ کے حوالے سے سنگین سوالات کو جنم دیتی ہیں

سرلانن (یو این اے) جمعیت علما اسلام ضلع سرلانن کے امیر مولانا سید محمد رفیق آغا، جنرل سیکرٹری مولوی نجیب اللہ، نائب امیر مولانا عبدالرحیم، مولانا محمد صادق اور اطلاعات سیکرٹری قاری عطاء اللہ شاہ نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں ایمرجنسی کے نفاذ اور گورنر راج کی باتیں جمہوری نظام، آئینی بالادستی اور عوامی مینڈیٹ کے حوالے سے سنگین سوالات کو جنم دیتی ہیں۔ ایسے کسی بھی غیر جمہوری اقدام کی بھرپور مخالفت کی جائے گی اور جمعیت علما اسلام اس حوالے سے اپنا اصولی مؤقف واضح طور پر پیش کرتی رہے

بقیہ نمبر 1 صفحہ نمبر 9 پر



گوادر میں صوبائی حکومت کی ہدایت پر ضلعی انتظامیہ کے زیر اہتمام منعقدہ کھلی کچہری میں شہری اپنے مسائل پیش کررہے ہیں

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کا ضلع ڈیرہ بگٹی کا دورہ

سوئی میں صفائی کی ناقص صورتحال پر میونسپل چیف آفیسر معطل

ڈیرہ بگٹی (یو این اے)، وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ضلع ڈیرہ بگٹی کا دورہ کیا جہاں مختلف محکموں کے افسران نے انہیں اپنے اپنے محکموں کی کارکردگی جاری ترقیاتی منصوبوں اور عوام کو فراہم کی جانے والی سہولیات کے حوالے سے بریفنگ دی وزیر اعلیٰ بلوچستان نے ضلعی انتظامیہ کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر محمد زبیب خان کی خدمات کو سراہا جبکہ محکمہ صحت کی کارکردگی پر ڈی ایچ او ہیلتھ کو معطل کرنے کے احکامات جاری کیے۔ تفصیلات کے مطابق دفتر خیر اور اس کے

بقیہ نمبر 3 صفحہ نمبر 6 پر



ریجنل ہیڈ وفاقی محتسب غلام سرور بروہی درخواست گزار محمد صدیق سے ویڈیو لنک پر بات چیت کررہے ہیں

وندر شہر اور گردونواح میں تیز سمندری ہواؤں سے موسم گرد آلود، خنکی کا اضافہ

ہواؤں کے ساتھ ہی بجلی کے الیکٹرک نے بعض علاقوں میں لوڈشیڈنگ معطل کردی، شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا

وندر (یو این اے) وندر شہر اور گردونواح میں موسم نے اچانک انگڑائی لے لی۔ سمندری ہواؤں کا سلسلہ شروع ہوتے ہی موسم گرد آلود ہوگیا تیز اور خشکی ہواؤں کے باعث فضا میں نمی اڑنے لگی جبکہ خنکی میں بھی اضافہ ہوگیا۔ ہواؤں کا سلسلہ شروع ہوتے ہی الیکٹرک کی جانب سے بجلی کی سپلائی متاثر کردی گئی جس کے باعث شہریوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ تفصیلات کے مطابق وندر شہر اور اس کے

بقیہ نمبر 13 صفحہ نمبر 6 پر

سردار زادہ غلام سرور شیخ کو چیف آفیسر ضلع کونسل سبیلہ یا جب تعینات کرنے کا عوامی مطالبہ

غلام سرور شیخ ایک فرض شناس اور تجربہ کار افسر ہیں، مقامی مسائل سے بخوبی واقف ہیں، عوامی حلقے

اوتھل (یو این اے) ضلع سبیلہ اور مشکے سب کے عوامی حلقوں کی جانب سے اوتھل کے مقامی رہائشی سردار زادہ غلام سرور شیخ کو چیف آفیسر ضلع کونسل سبیلہ یا ضلع کونسل حب تعینات کرنے کا مطالبہ ایک بار پھر زور پکڑنے لگا ہے۔ عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ سردار زادہ غلام سرور شیخ ایک فرض شناس، ایماندار اور تجربہ کار افسر ہیں، جنہوں نے مختلف انتظامی ذمہ داریوں پر تعیناتی کے دوران اپنے فرائض احسن انداز میں انجام دیے۔ وہ ضلعی سے لے کر صوبائی سطح تک کونسل کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے چکے ہیں اور بلدیاتی نظام، انتظامی امور اور مقامی مسائل سے بخوبی واقفیت رکھتے ہیں۔ عوامی حلقوں کے مطابق سردار زادہ غلام سرور شیخ کا تعلق مقامی علاقے سے ہے اور وہ سبیلہ کے زمینی حقائق اور عوامی ضروریات سے آگاہ ہیں۔ ان کی تعیناتی سے

بقیہ نمبر 3 صفحہ نمبر 6 پر

فلات: ٹریلر حادثے میں جاں بحق ہونے والے چاروں افراد پرخاک، ہزاروں سوگواروں کی شرکت

فلات (این این آئی) مستونگ کی خصیل خضدکوچہ کے قریب بدھ کے مقام پر سوزوکی وین اور مزدا ٹرک کے درمیان تصادم کے نتیجے میں جاں بحق ہونے والے چاروں افراد کو فلات کے مقامی قبرستان میں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کردیا گیا تفصیلات کے مطابق فلات کے محکمہ تعلیم اور محکمہ کھیل کے اشتراک سے منعقدہ تقریب کے مہمان خصوصی تھے تقریب میں شرکت کے بعد واپس فلات آرہے تھے کہ بدھ کے مقام پر ان کی سوزوکی وین مزدا ٹرک سے ٹکرا گئی۔ المناک حادثے میں محمد انور، ایک خاتون اور دو کمسن بچوں سمیت چار افراد جاں بحق جبکہ پانچ افراد زخمی ہوگئے جاں بحق ہونے والوں کی شناخت عزیز احمد اور محمد ایوب کے ناموں سے ہوئی

بقیہ نمبر 20 صفحہ نمبر 6 پر

گوادر میں ڈام بند رنگ روڈ کے قریب سڑک کنارے سے نوجوان کی لاش برآمد

وندر (یو این اے) وندر کے ساحلی علاقے ڈام بندر لنک روڈ پر میانی سمندر کے قریب سڑک کنارے سے 1 نوجوان کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق لاش نوجوان شہباز عبدالستار کی بتائی

بقیہ نمبر 15 صفحہ نمبر 9 پر

گورنمنٹ بوائز ماڈل ہائیر سیکنڈری اسکول اوتھل میں اسلامی دائرے انگریزی کیلنڈر کے مہینوں کی پہچان کی تعلیمی سرگرمی

سرگرمی کا مقصد طلبہ میں اسلامی روایات، سنہری فکری نظام اور وقت کی اہمیت کا شعور اجاگر کرنا ہے، اسکول انتظامیہ

اوتھل (یو این اے) گورنمنٹ بوائز ہائیر سیکنڈری اسکول اوتھل میں طلبہ کی علمی صلاحیتوں کو بہتر بنانے، معلومات میں اضافہ کرنے اور تعلیمی دلچسپی کو فروغ دینے کے لیے اسلامی اور انگریزی کیلنڈر کے مہینوں کی پہچان کے عنوان سے ایک دلچسپ اور معلوماتی سرگرمی منعقد کی گئی، جس کی سربراہی حیدر علی نے کی۔ سرگرمی کا بنیادی مقصد طلبہ کو اسلامی سال کے بارہ مہینوں اور انگریزی سال کے بارہ مہینوں کے نام، ان کی ترتیب اور اہمیت سے آگاہ کرنا تھا۔ اس موقع پر طلبہ کو محرم الحرام، صفر، ربیع الاول، ربیع الثانی، جمادی الاول، جمادی الثانی، رجب، شعبان، رمضان المبارک، شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے نام ترتیب وار سکھائے گئے۔ بچوں کو

بقیہ نمبر 4 صفحہ نمبر 6 پر

فنڈز کی عدم فراہمی کے باعث شہری و بنیادی سہولیات کی فراہمی اور صفائی ستھرائی سمیت روزمرہ کے بلدیاتی امور شدید متاثر ہو رہے ہیں

فنڈز کی عدم فراہمی کے خلاف صوبے بھر کے میونسپل و پیٹرمیٹز ادارے ماہی مشکا کا شدید احتجاج

اوستہ محمد (یو این اے) بلوچستان بھر، بالخصوص اوستہ محمد کے بلدیاتی ادارے فنڈز کی عدم دستیابی کے باعث شدید مشکلات سے دوچار ہوگئے ہیں، جس کے نتیجے میں عوامی مسائل میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے۔ شہر میں صفائی ستھرائی کا نظام متاثر ہونے سے مختلف علاقے کچرے کی ڈھیریوں میں تبدیل ہو رہے ہیں، جبکہ بلدیاتی ملازمین تنخواہوں کی عدم ادائیگی کے باعث سراپا احتجاج ہیں۔ تفصیلات کے مطابق اوستہ محمد میونسپل کمیٹی، بلوچستان بھر کے میونسپل کمیٹی، پیٹرمیٹز اور واٹر اینڈ سینی ٹیشن اداروں کے لیے فنڈز کی فوری فراہمی کے مطالبے پر

بقیہ نمبر 14 صفحہ نمبر 9 پر

گنداوہ 33 کے وی فیڈر کے لیے بجٹ جاری

گنداوہ (این این آئی) ڈپٹی کمشنر بھل صفی سید رحمت اللہ بڑیچ، پرنس الٰہی خٹک سیالی، جمعیت علماء اسلام ضلع بھل صفی کے رہنماؤں پر مشتمل وفد اور مختلف شعبہ ہائے زندگی کے نمائندوں نے گنداوہ کے دفتر میں ملاقات کی۔ اس موقع پر اسسٹنٹ کمشنر بھل صفی ارباب خان کھیی بھی موجود تھے۔ ملاقات کے دوران ضلع کے اہم عوامی مسائل میں محکمہ زراعت کے حوالے سے مطالبہ کیا گیا کہ گنداوہ اور چاری ترقیاتی منصوبوں سمیت گنداوہ شہر کو متعلقہ افسران کو مستقل تعینات کیا جائے، تاکہ متعلقہ کاشتکاروں کو زرعی سہولیات ان کی دہلیز پر میسر ہوسکیں۔ اپنے مشترکہ بیان میں زمینداروں نے ڈیرہ اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی، صوبائی وزیر لائیو اسٹاک سردارزادہ نبیل خان غاہی، چیف سیکریٹری بلوچستان، سیکریٹری زراعت، ڈائریکٹر

بقیہ نمبر 2 صفحہ نمبر 6 پر

گنداوہ میں محکمہ زراعت کے دفاتر قائم کرکے افسران تعینات کیے جائیں، حاجی عبدالحمید جمالی

مقامی سطح پر زرعی ادویات کی عدم موجودگی سے فصلوں کو نقصان اور کسانوں کو سفری اخراجات میں اضافہ ہورہا ہے

کوئٹہ (یو این اے) حکمت عملی گنداوہ، ضلع اوستہ محمد کے معروف زمینداروں رئیس حاجی عبدالحمید خان جمالی، رئیس ملک جان خان جمالی، رئیس سبحان خان جمالی، رئیس شاہ جہاں جمالی اور میر شیر محمد خان جمالی نے ڈپٹی کمشنر بھل صفی سید رحمت اللہ بڑیچ، اسسٹنٹ کمشنر بھل صفی ارباب خان کھیی اور محکمہ زراعت کے دیگر حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ گنداوہ میں محکمہ زراعت کے ہیڈ آفس، ایگریکلچر ریسرچ، ایگریکلچر ایکسٹینشن اور ایگریکلچر انجینئرنگ کے متعلقہ افسران گنداوہ کے بجائے اوستہ محمد میں بیٹھ کر فرائض انجام دے رہے ہیں، جس کے باعث مقامی کاشتکاروں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ متعلقہ افسران کی گنداوہ میں عدم موجودگی کے باعث کسانوں کو معمولی سرکاری امور کی انجام دہی، کسان کارڈ کے حصول اور زرعی رجحانی کے لیے تقریباً 40 سے 45 کلومیٹر کا سفر طے کرکے اوستہ محمد جانا پڑتا ہے۔ اس صورت حال سے نہ صرف کسانوں کا قیمتی

بقیہ نمبر 2 صفحہ نمبر 6 پر

آئی ایم ایف کی مہنگائی بڑھنے کی پیشگوئی تشویشناک ہے، سید امان شاہ

عوام پہلے ہی مشکلات کا شکار ہیں۔ مہنگائی میں اضافہ عام آدمی کی مشکلات مزید بڑھا دے گا

کوئٹہ (یو این اے) عوام پاکستان نیشنل پارٹی بلوچستان کے صدر سید امان شاہ نے مالی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کی جانب سے پاکستان میں رواں مالی سال مہنگائی کی شرح 9.9 فیصد تک بڑھنے کی پیشگوئی پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ عوام پہلے ہی مہنگائی، بے روزگاری، بجلی و گیس کے بھاری بلوں اور دوزمرہ استعمال کی اشیاء ضروریہ کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے باعث شدید معاشی دباؤ کا سامنا کررہے ہیں۔ مہنگائی میں مزید اضافے کا خدشہ غریب اور متوسط طبقے کے لیے ناقابل برداشت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہر مہینے بجلی کے بلوں میں نت نئے ٹیکسز اور سرچارجز کے نام پر عوام کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ترقیاتی بجٹ کا بڑا حصہ بھی غیر جمہوری ادوار میں قرضوں کی ادائیگی کی نذر ہوجاتا ہے، جس کی وجہ سے عوام کو ترقی کے ثمرات نہیں مل پاتے۔ سید امان شاہ نے مطالبہ کیا کہ آئی ایم ایف سمیت عالمی مالیاتی اداروں کے ساتھ ہونے والے معاہدوں کو منظر عام پر لایا جائے تاکہ عوام کو معلوم ہو کہ ان کے ٹیکسز کا پیسہ کہاں اور کیسے خرچ ہورہا ہے۔

سی پیک اور کوئٹہ چمن شاہراہ پر زیر تعمیر پلوں سے ٹریفک کا دباؤ بڑھا ہے، ایس پی ٹریفک

غیر قانونی تجاوزات، کچے والے ٹھیلوں اور کم عمر ڈرائیورز کے خلاف بلا تفریق کارروائیاں جاری ہیں

کوئٹہ (یو این اے) ایس پی ٹریفک سید عاصم شاہ نے کہا ہے کہ پی سی پی روڈ اور کوئٹہ چمن شاہراہ پر زیر تعمیر پلوں کے باعث ٹریفک کا دباؤ بڑھ جاتا ہے، جس سے ٹریفک کی روانی برقرار رکھنے میں مشکلات پیش آتی ہیں، تاہم ٹریفک پولیس کے اہلکار شدید گرمی اور سردی کے باوجود بہتر خدمت، مدت اور ایوا نداری کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے ٹریفک کے حوالے سے مسیجلی ٹکنالوجی متعارف کرواتے ہوئے کہا کہ کوئٹہ شہر اور پی سی پی روڈ کنڈی اسپتال کی اہم شاہراہوں پر پلوں کی تعمیر کا کام طویل عرصے سے جاری ہے، لیکن متعلقہ محکمہ متبادل منصوبہ مکمل نہیں کرسکے، جس کے باعث شہریوں اور مسافروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ٹریفک کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹریفک کے نظام کو مزید بہتر بنانے کے لیے اعلیٰ حکام کی ہدایات پر 10 سالہ منصوبہ بندی کی گئی ہے، جس کے تحت ٹریفک پولیس کو جدید خطوط پر استوار کیا جائے گا۔ ڈی آئی جی کوئٹہ اور ایس ایس پی ٹریفک کوئٹہ کی خصوصی ہدایات پر شہر میں غیر قانونی تجاوزات کے خلاف کارروائیاں جاری ہیں، جس کے تحت کوئٹہ کے مختلف علاقوں میں ٹریفک پولیس کی کارروائیوں کے دوران کچے ٹھیلوں، غیر قانونی تجاوزات اور کم عمر ڈرائیورز کے خلاف بلا تفریق کارروائیاں جاری ہیں۔ ایس ایس پی ٹریفک سید عاصم شاہ نے شہریوں سے اپیل

بقیہ نمبر 11 صفحہ نمبر 6 پر

سیوی ریچ میں پولیس کی بڑی کارروائی، 3 مفرور دہشتگرد طرحان گرفتار

ایس ڈی پی او قتل کی تفتیتی کے بعد چوری و ڈکیتی کی وارداتوں میں ملوث ہیں کی آئی ہے، پولیس ذرائع

سیوی (یو این اے) ڈی آئی جی پولیس سیوی ریچ میر پرویز خان مری اور ایس ایس پی سیوی عبدالحمید سلیمی میں ایس ایچ او محمد اکبر اور ایس ڈی پی او محمد عارف مری کی سربراہی میں پولیس کا خصوصی آپریشن کیا گیا جس کے دوران 3 مفرور دہشتگرد گرفتار کرلیے گئے۔ پولیس ذرائع کے مطابق گرفتار ملزمان کی شناخت طرحان، ظفر اور عبدالستار کے ناموں سے ہوئی ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق گرفتار ملزمان شہباز عبدالستار کی بتائی جاتی ہے۔ ملزمان کے خلاف تھانہ طرحان میں مقدمات درج ہیں۔ ملزمان کے قبضے سے 1 عدد کلاشنکوف، 1 عدد پستول، 1 عدد رائفل، 1 عدد شاٹ گن،

عصر نیوز بلیٹن 1

لیفٹی ایم ایف ایف کے بعد موجودہ حکومت ایسی ہوگی کہ 9 کی جیسے واقعات دوبارہ ہونے کا خدشہ ہی نہ رہے گا۔ وزیراعظم نے بتایا کہ اس کے بعد ہونے والے ضمنی انتخابات میں ایک سیٹ بھی ہم نہیں ہارے۔ ایک موقع پر وہ اپنے ساتھیوں کے اصرار کے باوجود تقریر کرنے کے لیے مائیک پر نہیں آئے۔ بعد ازاں انہوں نے کہا کہ ان کی آواز بیٹھ گئی ہے۔ دوسری جانب وزیراعظم نے کہا کہ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 7 فیصد ترقی کا ہدف مقرر کیا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 7.2 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 3.4 فیصد مالیاتی خسارہ رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 3.2 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 3.5 فیصد افراط زر رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 3.4 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد برآمدات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترسیلات زر رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ٹیکس وصولی رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 2

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 3

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 4

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 5

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 6

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 7

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 8

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 9

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 10

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 11

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 12

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 13

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 14

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 15

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 16

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 17

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 18

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 19

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 20

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 21

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 22

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 23

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 24

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 25

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 26

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 27

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 28

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 29

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 30

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 31

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 32

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 33

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 34

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 35

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز بلیٹن 36

ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔ ہم نے 2026ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ترقیاتی اخراجات رکھا تھا جو کہ 2027ء کے بجٹ میں 4.5 فیصد ہو جائے گا۔

عصر نیوز ٹیکنالوجی 1

مصنوعی ذہانت (اے آئی) کا استعمال یا غیر ضروری اخراجات اور دیگر کاروباری مالی معاملات جیسے مسائل کا سامنا کررہی ہے۔ ایسے حالات میں نیکسوں کے گھن کے دوران تاجروں کی حقیقی مالی مشکلات اور کاروباری مشکلات کو نظرانداز کرنا چھوٹے کاروباروں کے کاروبار کو بند کرنے کے مترادف ہوگا۔ ایسے حالات میں نیکسوں کے نفاذ سے پہلے تاجروں کی حقیقی مالی

خیبر پختونخوا میں کارکردگی دکھانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں؟

پی ٹی آئی کی صوبائی حکومت نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مکمل تعاون اور لاگ مارچ ختم کرنے کی یقین دہانی نہیں کرائی، جس کے باعث وفاقی حکومت کو یہ اقدام کرنا پڑا، پارلیمنٹ ہاؤس میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے وزیراعظم کے مشیر برائے سیاسی امور شالانہ نے کہا کہ پی ٹی آئی کی صوبائی حکومت نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مکمل تعاون اور لاگ مارچ ختم کرنے کی یقین دہانی نہیں کرائی،

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم کے مشیر رانا شالانہ نے کہا ہے کہ پی ٹی آئی کی صوبائی حکومت نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مکمل تعاون اور لاگ مارچ ختم کرنے کی یقین دہانی نہیں کرائی، جس کے باعث وفاقی حکومت کو یہ اقدام کرنا پڑا، پارلیمنٹ ہاؤس میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے وزیراعظم کے مشیر برائے سیاسی امور شالانہ نے کہا کہ پی ٹی آئی کی صوبائی حکومت نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مکمل تعاون اور لاگ مارچ ختم کرنے کی یقین دہانی نہیں کرائی،



گرفتار دہشت گرد کا تعلق افغانستان سے بتایا جاتا ہے

آئی ایم ایف کی مہنگائی بڑھنے کی پیشگوئی تشویشناک ہے، سید امان شاہ

عوام پہلے ہی مشکلات کا شکار ہیں، مہنگائی میں اضافہ عام آدمی کی مشکلات مزید بڑھانے کا سبب بنے گا، پی ٹی آئی کے صدر سید امان شاہ نے مہنگائی سے متعلق آئی ایم ایف (آئی ایم ایف) کی جانب سے پاکستان میں روں رواں مالی سال کے لیے مہنگائی 9.0 فیصد رہنے کے تخمینے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آئی ایم ایف کی تازہ رپورٹ اور نمایاں کا سیاہی حاصل کرتی ہے۔ بجلی کے صارفین کے مسائل اور آئی ایم ایف کا انتباہی مکتوب اسی کا عکاس ہے، عوام پہلے ہی مہنگائی، بے روزگاری، بجلی و گیس کے بھاری بلوں اور روزمرہ استعمال کی اشیاء کی ضروریات کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے باعث شدید معاشی دباؤ کا سامنا کر رہے ہیں۔ مہنگائی میں مزید اضافے کے

بقیہ 12 سفحہ 5 ملاحظہ فرمائیں

جدید آلات کے ذریعے مائنز آپریشن یقینی بنائی جائے، علی باش خان

مائنز حادثات کی روک تھام کیلئے مینجمنٹ اور حفاظتی قوانین پر سختی سے عمل کیا جائے

کوئٹہ (این این آئی) پاکستان کول مائنرز ورکرز ویلفیئر ایسوسی ایشن (سموا) کے مائنز صدر اور پاکستان مینرل مائنرز فیڈریشن کے رکن علی باش خان نے ڈائریکٹر جنرل مائنز سیفٹی کوئٹہ کے ریجنل آفس کا دورہ کیا، اس موقع پر کان کنوں کی یونین کے عہدیدار بھی موجود تھے، انہوں نے کہا کہ کان کنوں کی زندگی کو تحفظ فراہم کرنا ہر محکمہ اور کان کنوں کی یونین کی مشترکہ ذمہ داری ہے، کان کنوں کی زندگی کے تحفظ کیلئے مینجمنٹ اور ڈائریکٹوریٹ مائنز سیفٹی کو جدید آلات فراہم کرنے چاہئیں، کان کنوں کی زندگی کے تحفظ کیلئے

بقیہ 14 سفحہ 5 ملاحظہ فرمائیں

گندھ اور میں محکمہ زراعت کا مکمل سیٹ اپ قائم کرنے کا مطالبہ، کسان مشکلات سے دوچار

ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہسپتال سرداراعظم خان جمالی اور سیکریٹری زراعت سے فوری اقدامات کی اپیل

گندھ اور (اے این این) محصول گندھ اور ڈویژن کے کسانوں اور زمینداروں نے ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہسپتال سرداراعظم خان جمالی اور فیصل خان جمالی اور سیکریٹری زراعت سے فوری اقدامات کی اپیل کی ہے، انہوں نے کہا کہ گندھ اور ڈویژن کے مختلف اضلاع کو محکمہ زراعت کا مکمل دفتری سیٹ اپ قائم کیا جائے تاکہ مقامی کسانوں کو اپنے علاقے میں زرعی سہولیات میسر ہوسکیں۔ اہل علاقہ کے مطابق محکمہ زراعت کا دفتر نہ ہونے کی وجہ سے کسانوں کو بیج کی خریداری، کیڑے مار ادویات کے چھڑکاؤ اور فصل کی بیماریوں کے حوالے سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ڈویژن ہیڈکوارٹر ہسپتال سرداراعظم